مدیر کے نام

عبدالرحمان الکاف' یمن

شیشان پر مسلم سجاد (اکتوبر ۱۹۹۹) سے سخت اختلاف ہے۔ شیشان میں جو کچھ ہو رہا ہے' وہ شیشان کی مسلمان آبادی کی بربادی اور تتربتر ہونا ہے۔ یہ بربادی اور تتربتر کرنا روس کی پرانی پالیسی قیصر کے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ اس طرح ہم ان کی پالیسی کی تنفیذ کے آلۂ کار بن رہے ہیں اور ان کی دیرینہ تمنا کو پورا کرنے کا ذریعہ ثابت ہو رہے ہیں۔ یہ اس حقیقت پر مستزاد ہے کہ نہ تو شیشان اور نہ داغستان اور نہ بہ حیثیت مجموعی قفقاز' روسی فیڈریشن سے علیحدہ ہو سکتا ہے کیونکہ علاقائی وحدت کا اصول جو کویت میں راسخ ہو چکا ہے وہ یمن' کوسووا وغیرہ میں بھی راسخ ہو اور قفقاز میں بھی ہو گا۔ اس لیے اپنے آپ کو اندرونی طور پر مضبوط کرتے ہوئے اور ترقی دیتے ہوئے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب روس میں ہر طرف انتشار برپا ہو اور مناسب وقت پر مناسب وار کرنا چاہیے۔ اب کوسووا کی طرح کی صورت حال ہے؟ کوسووا بھی برباد اور شیشان بھی برباد اور ساری آبادی دسیوں سالوں تک بھوک' پیاس' مرض اور جہل کا شکار۔ دونوں جگہ روس امریکہ' جرمنی' فرانس اور برطانیہ تماشائی بنے رہیں گے کیونکہ وہ ہم کو بھوک' پیاس میں مبتلا کرنا چاہتے تھے اور ہم نے آگے بڑھ کر ان کی یہ دیرینہ تمنا پوری کر دی۔ یہی کچھ کشمیر کی لائن آف کنٹرول کے دونوں طرف ہو رہا ہے۔ دونوں ہی طرف مسلمان ہیں' وہی تباہ ہو رہے ہیں' بے گھر ہو رہے ہیں' بھوک اور پیاس سے تلملا رہے ہیں۔ صحیح ڈپلومیسی یہ ہے کہ ان دونوں طرف کے مسلمانوں کو ضرر پہنچائے بغیر مسئلے کا حل تلاش کیا جائے یا کم از کم اس ضرر کو جو ہمارے مشترکہ دشمن پہنچانا چاہتے ہیں کم سے کم تر کیا جائے۔

محمد ایوب منیر نے مشرقی تیمور کے حوادث کو صرف مغربی ذرائع ابلاغ کا کرشمہ قرار دیا ہے۔ گویا کہ سوہارتو' حبیبی اور ورنٹو کی فوجوں اور نیم فوجیوں کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ یہی اندھا تعصب ہے۔ ہم کو رونے دھونے اور دوسروں کے سر ساری ذمہ داریاں ڈالنے کی عادت ہو گئی ہے کیونکہ ہم پہلے تو مسلمانوں کے "کارناموں" اور ان کے نتائج پر غور کرنا نہیں چاہتے ہیں اور نہ دوسروں ہی سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں۔ آخر نہرو نے بھی تو پرتگال سے گوا چھینا تھا اور وہ بھی فوجی قوت کے بل بوتے پر۔ کیا سوہارتو نے یہی کچھ یا اس سے ملتا جلتا کیا؟ اور ذرا پیچھے جایئے۔ جب سوہارتو نے مغربی تیمور آزاد کرایا' کیوں اسی وقت مشرقی تیمور بھی آزاد نہیں کرایا؟ ہالینڈ اور پرتگال دونوں ہی استعماری طاقتیں تھیں۔ ایسا کیوں نہ ہوا' یہی سوال غور طلب ہے؟ اب سارا انڈونیشیا پرسکون ہے' ورنہ کوئی تین چار برسوں سے خون خرابہ ہی ہوتا رہا ہے' کیا مشرقی تیمور میں کیا جکارتا میں!! پھر مشرقی تیمور ہی پر آنسو کیوں بہائے جا رہے ہیں' کیا اس لیے کہ ہم کو غیر جمہوری نظاموں اور ان کے ذمہ دار اور کارندوں سے' بنی امیہ سے لے کر آج تک پیار نہیں تو انسیت ضرور ہو گئی ہے!! ہم اپنے حکمرانوں اور ان کے گماشتوں کے "سنہرے" کاموں کو دیکھنا اور ان کو ذمہ دار ٹھہرانا نہیں چاہتے ہیں بلکہ "بیرونی بکروں" کو بھینٹ چڑھانے کے لیے تلاش کرتے رہتے ہیں۔

عارفہ اقبال' کراچی

ماہ اکتوبر کا **ترجمان القرآن** پڑھا تو یوں لگا کہ یہ ہر ایک کو پڑھنے کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ کافی تعداد میں مزید منگوائے۔ اگر **ترجمان** اسی طرح کا آتا رہا تو امید ہے کہ تین ماہ کی مہم کے دوران خریداروں کی تعداد ان شاء اللہ دگنی ہو جائے گی۔ اگر سلیس زبان استعمال کی جائے تو رسالہ ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت بن سکتا ہے۔ فہم حدیث' تزکیہ و تربیت اور خواتین کی دل چسپی کی کوئی چیز ہر ماہ ضرور ہونا چاہیے۔ "اچھا شوہر" اگرچہ ہمیں یوں لگا تھا کہ ترجمان کی چیز نہیں ہے لیکن بہرحال خواتین نے دل چسپی لی اور جگہ جگہ اس کا تذکرہ سنا۔

☆ **ترجمان القرآن** نومبر ۱۹۹۹ کے شمارے میں آیت کو وَمَکَرَ اللّٰہُ پڑھا جائے (ص ۱۲ سطر ۲۰)' جب کہ لم تقولون (ص ۲۴ سطر ۱۶) کے بعد آیت کا نشان نہیں ہے۔